شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نورپوری رحمۃ اللہ علیہ

محمد رمضان یوسف سلفی

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ عبدالمنان نور پوری رحمۃ اللہ علیہ اس دور میں اپنے تبحر علمی تحقیق ' تقویٰ وصالحیت اور علم وعمل کے باعث مرجع خلائق تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو علم وعمل کا حظ وافر عطا کیا تھا۔ آپ درس وتدریس' وعظ وتبلیغ اور تصنیف وتالیف کی خوبیوں سے بہرہ ور تھے۔ ان کی زندگی کے لیل ونہار اللہ کی بندگی اور دین اسلام کی اشاعت وتبلیغ میں بسر ہوئے۔ وہ سادی وضع کے اونچے مقام و مرتبے کے حامل عالم دین تھے۔ ان کا علم وحلم' بردباری' سادگی' انکسار' تواضع' مہمان نوازی اور اخلاق و کردار کی بلندی وہ اوصاف جمیلہ تھے کہ لوگ ان کی طرف کھنچے چلے آتے اور ان سے مستفید ہوتے۔ آپ جب زبان کو حرکت دیتے تو علم کے موتی بکھیرتے۔ ان کے وعظ کی اثر آفرینی ایک خاص تاثر قائم کرتی اور سننے والا اپنے قلب وذہن میں روحانیت محسوس کرتا۔ راقم کوشش کے باوجود ان کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر ان کو سلام عرض نہ کر سکا۔ البتہ 20 اکتوبر 1994ء کو میں ضلع شیخوپورہ کے ایک دور افتادہ نواحی قصبے منگل ساداں میں انعقاد پذیر تبلیغی اجتماع میں شریک تھا۔ اس روز صبح نماز فجر ان کی اقتداء میں ادا کی اور پھر ان کا درس قرآن سنا۔ حافظ صاحب نے نہایت پیارے اسلوب میں قرآنی آیات کی تلاوت کی اور پھر نہایت عمدگی سے ان آیات کی تفسیر وتشریح بیان فرمائی۔ عقیدہ توحید کے اثبات اور عقائد کی اصلاح پر ان کا یہ وعظ کوئی گھنٹہ بھر جاری رہا۔ کھنک دار لہجہ' صحت الفاظ کا اہتمام' صحیح تلفظ' انداز تکلم کی دلکشی اور قرآن و حدیث سے مربوط ان کے وعظ نے ازحد متاثر کیا۔ میرے برابر میں مناظر اسلام' وکیل مسلک اہل حدیث' فاضل مذاہب اربعہ حضرت مولانا علامہ محمد اشرف سلیم رحمۃ اللہ علیہ (وفات 27 مئی 2002ء) بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت نور پوری جب کوئی علمی نکتہ بیان کرتے تو علامہ مرحوم کہنی سے مجھے ٹھوکہ دے کر متوجہ کرتے۔ حافظ صاحب کے اس وعظ کا تاثر اب تک قلب وذہن کو شاداں کئے ہوئے ہے۔ یہ اس دور کی بھولی بسری یادیں ہیں جو اس فقیر کا سرمایہ حیات ہے۔

حضرت مولانا حافظ عبدالمنان نور پوری 1941ء میں گوجرانوالہ کے نواحی قصبے نور پور چہل

میں پیدا ہوئے (یہ قصبہ قلعہ دیدار سنگھ کے قریب ہے) آپ کے والد کا نام عبدالحق ہے انہوں نے اپنے اس بیٹے کا نام خوشی محمد رکھا۔ حافظ صاحب نے پرائمری تک اسکول کی تعلیم گاؤں میں حاصل کی اس کے بعد گاؤں کے ایک بزرگ مولانا چراغ دین مرحوم انہیں لے کر مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ چنانچہ مولانا نور پوری صاحب نے مولانا سلفی صاحب اور دیگر اساتذہ کرام سے درس نظامی کی کتب پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ بڑے مردم شناس اور صاحب بصیرت انسان تھے۔ انہوں نے ابتداء میں ہی مولانا نور پوری صاحب کی صلاحیتوں کو بھانپ لیا تھا اور ان کی ذہانت و علمی استعداد کا اندازہ لگا لیا تھا۔ اس کے باوصف انہوں نے ''خوشی محمد'' کے نام کو اپنے شیخ حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی کے نام سے بدل دیا۔ اور پھر خوشی محمد نے علمی دنیا میں حافظ عبدالمنان نور پوری کے نام سے شہرت پائی۔

مولانا نور پوری رحمۃ اللہ علیہ نے تحصیل علم کے بعد درس و تدریس کو اپنی علمی سرگرمیوں کا محور بنایا اور آپ ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے۔ ان کے تلامذہ کی تعداد بلا مبالغہ ہزاروں پر مشتمل ہے۔

حافظ صاحب تحریر و تصنیف کا بھی عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ فتاویٰ نویسی میں تو ان کو کمال حاصل تھا۔ آپ کے پاس ملک کے اطراف و اکناف سے لوگ خطوط لکھ کر مسائل دریافت کرتے اور آپ بڑی باقاعدگی سے ان خطوط کے جواب لکھ کر سائل کو ارسال کرتے۔ آپ کے انہی سوال و جوابات کا مجموعہ ''احکام و مسائل'' کے نام سے دو جلدوں پر شائع ہو چکا ہے۔ اس میں انسانی زندگی میں پیش آمدہ مسائل پر بڑے عمدہ فتاویٰ ہیں۔

میں نے حافظ صاحب کے اس مجموعہ فتاویٰ کا تعارف اپنی زیر طبع کتاب ''تعارف فتاویٰ علمائے اہل حدیث'' میں تفصیل سے لکھا ہے۔ فتاویٰ کے علاوہ حافظ صاحب کی تصنیف کردہ کتب درج ذیل ہیں۔

ارشاد القاری الٰی نقد فیض الباری، مرأۃ البخاری، زبدۃ المقترح فی علم المصطلع، فصل الخطاب فی تفسیر فاتحہ الکتاب، زبدۃ التفسیر لوجہ التفسیر، خطبات نور پوری، نخبۃ الاصول تلخیص ارشاد الفحول، کیا مرزا غلام قادیانی نبی ہے؟

(باقی صفحہ نمبر 87 پر)